لطیف اُلفت
(اسلام آباد)

قافلۂ بہار

جنابِ عبداللطیف الفتؔ ہمارے قدیم کرم فرماؤں میں سے ہیں۔ایک ادب شناس اور ادب نواز شخصیت ہیں۔ذیل کی نظم دراصل شہداءِ ختم نبوت 1953ء کا مرثیہ ہے۔مارچ 1953ء میں تحریک تحفظِ ختم نبوت کے دوران وہ لاہور آئے اور عشاقانِ ختم نبوت پر ٹوٹنے والے ریاستی قہر، خون آشام ستم، برستی گولیوں، تڑپتی لاشوں اور دم توڑتی جوانیوں کی اندوہناک چشم دید رودادسن کر مضطرب ہوگئے۔یہ اشعار انہی دنوں کی یادگار ہیں۔(مدیر)

ہم پر اگر کرم نہیں بیداد ہے تو کیا
ویراں ہوا چمن ' قفس آباد ہے تو کیا
اپنے لبوں پہ ظلم کی فریاد ہے تو کیا
دورِ خزاں ہے ' خطرۂ صیاد ہے تو کیا

اپنے پروں میں جان ہے' دل میں یقیں تو ہے
اور قافلہ بہار کا اپنے قریں تو ہے

گر سخن ہے اور اگر دار ہے تو کیا
جوروجفا کی گونجتی للکار ہے تو کیا
گر رزمگاہِ عشق میں پیکار ہے تو کیا
سونتی ہوئی جو ظلم نے تلوار ہے تو کیا

اک ''میر کارواں☆'' کی خودی راہبر تو ہے
اپنے سروں پہ اس کی عزیمت سپر تو ہے

کانٹوں پہ اپنی گر بسر اوقات ہے تو کیا
ڈوبی چمن کی سوگ میں بارات ہے تو کیا
رستہ کٹھن ہے ، دشمنوں کی گھات ہے تو کیا